پشاور یونیورسٹی، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاالدین زکریا یونیورسٹی، اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے اسلامک اسٹڈیز، شعبہ علوم اسلامی، تاریخ اسلام، اور شعبہ عربی سے ایم فل / پی ایچ ڈی کرنے والے محققین / تحقیق نگاروں کے اسمائے گرامی مع ان کے عنوانات کے جمع کر دیے گئے ہیں۔ اچھا ہوتا کہ اس رسالہ میں یہ بھی ظاہر کیا جاتا کہ کس کس عنوان پر ڈگریاں ایوارڈ ہو چکی ہیں اور کتنے عنوانات ہنوز زیر تکمیل ہیں۔ پھر ڈگری یافتہ مقالہ جات کا پاسنگ ایئر بھی درج ہونا ضروری تھا۔ بہر حال اس رسالہ کو الف بائی ترتیب سے از سر نو مرتب کیا جا سکتا ہے۔ باعتبار سنین بھی مرتب کیا جا سکتا ہے اور موضوعاتی اعتبار سے بھی الگ الگ کیا جا سکتا ہے۔ "کمال تحقیق" کے مقابلے میں اگر اس کا نام "جہان تحقیق" رکھا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔ رسالہ بہت عمدہ کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔

نوے سالہ اشاریہ

ماہنامہ معارف اعظم گڑھ

مرتب: محمد سہیل شفیق

صفحات: ۶۴۴

قیمت: ۵۵۰

ناشر: قرطاس

پی او بکس 8453

کراچی یونیورسٹی، کراچی

التفسیر اہل علم کی نظر میں

مفتی محمد یٰسین نعیمی

سربراہ انٹرنیشنل مسلم کونسل

اخی المعظم! ۔۔۔ پروفیسر محمد شکیل اوج ابقاکم اللہ وحیاکم بالصحۃ والعافیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون کہ بحمد اللہ مع الخیر رہ کر متمنی خیریت مزاج گرامی ہوں غیر مترقبہ نعمت کی شکل میں التفسیر موصول ہوا آپ کی تخلیقی و تحقیقی صلاحیتوں کے یگانے اور بیگانے سب معترف ہیں حقائق کی عکاسی آپ کا طرہ امتیاز ہے مضمون نگار ایسے ہیں کہ نفس مضمون آپ پر رشک کرتا ہے جس موضوع پر اظہار خیال کریں وہ موضوع اپنی قسمت پر ناز کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی بے شمار خوبیاں ودیعت فرمائی ہیں آپ مجمع الصفات اور قدوۂ روزگار ہیں التفسیر کا ہر مضمون نگار سمندر کے قعر سے در نایاب نکال رہا ہے۔ التفسیر علوم و معارف کا خزینہ و گنجینہ ہے۔ اصحاب فتویٰ کو پروفیسر صاحب یعنی آپ کی بعض تحقیقات سے شدید اختلاف ہے بعض بغاوت من الدین کہتے ہیں بعض مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی کہتے ہیں بعض منافی دین جدت طرازی کہتے ہیں اور بعض ماحول کو اسلام کے مطابق کرنے کے بجائے اسلام کو ماحول کے مطابق کرنا کہتے ہیں میری رائے قدرے مختلف ہے کہ آپ کی تحقیقات کو بہ امعان نظر سے دیکھا جائے تو یہی مترشح ہوگا کہ یہ تحقیقات یسروا ولا تعسروا بشروا ولا تنفروا اس حدیث مبارکہ کی توضیح و تشریح ہیں آپ جس منصب جلیل پر فائز ہیں اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دین حق کو اسطرح پیش کریں کہ لوگ دین کو یسرو بشارت سمجھیں عسر و تنفر سے تعبیر نہ کریں یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (القرآن) مگر یسر و بشارت اور عسر و تنفر سب اصول دین کے مطابق ہو آپ وسیع النظر اور دقیق الفکر ہونے کے ساتھ ساتھ وسیع المشرب بھی ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ تمام اسلامی مکاتب فکر میں نہایت مؤقر ہیں اور آپ کی دینی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے میں آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو

ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلہ کی اشاعت پر خیر کثیر اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

محمد یسین نعیمی

اے ۱۳۵ بلاک سی گلشن جمال۔ کراچی

Seminar Library
Department of Islamic ...
University of Karachi

ڈاکٹر انصار الدین مدنی

ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ، گریج یونیورسٹی، کراچی

گرامی قدر ڈاکٹر محمد شکیل اوج

مدیر اعلیٰ، ماہنامہ التفسیر، کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صحت وسلامتی کی نعمت یقیناً عطیہ خداوندی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نعمت سے مستفیض رہنے کا شرف بخش دے۔ (آمین)

ماہنامہ التفسیر یقیناً علمی وفکری پیچیدگیوں کو سلجھانے میں نہ صرف نہایت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ بلکہ عمومی سطح پر قرآنی تعلیمات کو جمودی اور تقلیدی زاویوں سے نکال کر مطالعہ کرنے کا شوق پیدا کرتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ آپ کی کاوشوں پر سیر حاصل گفتگو کی جائے مگر آپ کی مصروفیت مجھے نہایت عزیز ہے۔ اس لیے میں مختصر اوقت میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے التفسیر کے شمارے مجھے عنایت کیے ہیں۔ آپ کی اس شفقت علمی کا میں تہہ دل سے ممنون ہوں۔ یقیناً آئندہ بھی آپ اس علمی سفر میں ہماری راہنمائی کرتے رہیں گے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

ڈاکٹر انصار الدین مدنی

ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ،

گریج یونیورسٹی، کراچی

ڈائری

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

ڈاکٹر محمد شکیل اوج

اسٹیل ٹاؤن آفیسرز میس، کراچی میں اسکول کالج اور یونیورسٹی لیول پر طلبہ وطالبات کے مابین (۲۵ فروری بروز اتوار ۲۰۰۷ء) ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی علامہ اقبال کے اشعار میں سے کسی ایک مصرع کو عنوان تقریر کے طور پر منتخب کیا گیا۔ گزشتہ دس سالوں سے مجھے اس نوعیت کے پروگراموں میں بحیثیت جج اور کبھی ہیڈ آف دا جیوری کے طور پر مدعو کیا جاتا ہے۔ اور شاید سوائے ایک آدھ بار کے ہر مرتبہ میں شریک بھی ہوا ہوں۔ مگر اس بار میری حیثیت دوہری تھی۔ ابتدا مجھے مہمان مقرر کے طور پر اسٹیج پر جگہ دی گئی (میرے ساتھ صدر تقریب کے طور پر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سید اظہر احمد (ایم بی ایس) وائس چانسلر ہمدرد یونیورسٹی، کراچی اور مہمان خصوصی کے طور پر ممتاز سفارت کار جناب قطب الدین عزیز تھے اور ہاں پیر محمد افضل چشتی بھی مہمان کے طور پر اسٹیج پر جلوہ افروز تھے) پھر قدرے توقف کے بعد جج کے فرائض بھی سونپ دیے گئے۔ طلبہ وطالبات کی پکی، کھری اور خالص گفتگو سننے کا موقع ملا۔ اکثر تقریروں میں سیاسی رنگ کی چاشنی تھی۔ حالانکہ علامہ اقبال نے یہ مصرع سیاسی پس منظر میں نہیں بلکہ تعلیم وارشاد کے پس منظر میں کہا تھا۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ کسی مصرع کو اگر سیاق وسباق سے نکال کر کوئی دوسرا البادہ مفہوم پہنا دیا جائے تو بھی وہ بے مزہ نہیں ہوتا بلکہ بعض حالات میں تو وہ بہت مزہ دیتا ہے۔ شاید حد سے بھی سوا۔ یہی کچھ حال اس مصرع کے ساتھ بھی ہوا۔ ایک متنوع معانی ومفاہیم کا ایک جہان سمٹ آیا تھا۔ میں نے گزشتہ سالوں کے تجربے سے جو کچھ سیکھا تھا وہ اپنی مختصر سی تقریر میں معزز سامعین کو بتانے کی کوشش کی۔ میں نے کہا کہ کسی چیز کے بارے میں سو فیصد رائے ہونا یقین کہلاتا ہے اور مذہب کی اصطلاح میں اسی یقین کو ایمان کہا جاتا ہے۔ اگر معاملہ ففٹی ففٹی ہو جائے تو پھر شک پڑ جاتا ہے۔ جو یقین کا نقیض ہے۔ اگر معاملہ میں ففٹی پرسنٹ سے کم درجہ کا اعتبار ہو تو اسے وہم کہا جاتا ہے۔ اور اگر معاملہ ففٹی پرسنٹ سے اوپر اور صد فیصد سے کم ہو تو اسے ظن کہا جاتا ہے۔ اور ظن شرعی اور